خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 76

Track - 4

6:28

''صبر اور نماز سے مدد طلب کی جاسکتی ہے؟''

غیر اللہ سے مدد اگر اس لئے مثلاً ایک باپ ہے ، ایک بیٹا ہے۔ اب بیٹا اپنے باپ سے مدد طلب کرتا ہے کہ اسکول کی فیس دے دو۔ اسکول کی کتابیں لاکر دے دو۔ یا بچہ اپنے ابا سے کہتا ہے کہ جی سوٹ بنادو۔ اگر یہ مدد اللہ کے ساتھ وابستہ ہے تو یہ ناجائز ہے۔ یہ ایک روٹین کی چیز ہے کہ ماں بچے کو جب دودھ کی ضرورت ہوگی تو بچہ ماں سے ہی مانگے گا اماں دودھ پلادو۔ یہ اس طرح کی مدد کے بغیر تو زندگی ہی نہیں گزرتی۔ اب یہ کہ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی سے اس لئے مدد طلب کررہا ہے کہ وہ اس کو خدا سمجھ رہا ہے ، اللہ سمجھ رہا ہے، خالق سمجھ رہا ہے تو یہ شرک ہے غلط ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہر آدمی جو یہاں پیدا ہوگیا ہے وہ ہر آدمی دوسرے آدمی کامحتاج ہے۔ بچوں کی اگر پرورش ماں باپ نہ کریںتو بچوں کی پرورش ہی نہیں ہوسکتی۔ والدین بچوں کو کپڑے نہ پہنائیں بچے ننگے ہی پھرتے رہیں گے۔ والدین بچوں کی فیسیں نہ ادا کریں اسکول ہی نہ بھیجیں کتابیں نہ دلوائیں کیا ہوگا؟ بچے تعلیم ہی نہیں حاصل کرسکیں گے۔ تو غیر اللہ سے مدد طلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کو خدا کو سمجھ کے اگر مدد طلب کی جائے تو وہ شرک ہے۔ لیکن اگر روٹین کے طور پر ایک دوسرے کی ہر آدمی کام آنے پر مجبور ہے اور کام آرہا ہے اور مدد طلب کررہا ہے تو وہ کوئی شرک نہیں ہے۔ یہ محض یہ ایک بریلوی صاحبان کا چکر ہے خواہ مخواہ کا دو فرقے بن گئے۔ وہ کہتے ہیں غیر اللہ سے مدد طلب نہ کرو۔ بھئی غیر اللہ سے مدد طلب کرنے کا کیا مطلب ہے؟ کہ صاحب وسیلہ تلاش نہ کرو۔ وہ تو حضور پاک ﷺ کے وسیلے کو نہیں غلط کہتے۔ جبکہ روزانہ اذان کے بعد جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں پڑھتے ہیں ... محمد الوسیلة و فضیلة ... ایک طرف اذان کے بعد یہ دعا پڑھتے ہیں کہ یا اللہ ہمیں محمد کے وسیلے سے ہماری شفاعت کرے اور دوسری طرف کہتے ہیں وسیلہ چاہنا جو ہے وہ حرام ہے۔ تو یہ مولوی صاحبان کی منطق ہے۔ اور وسوسوں میں گرفتار ہیں وہ لوگ۔ ان کا منشاء ہی یہ ہے کہ کسی صورت سے اپنا گروہ الگ کریں دوسرا گروہ الگ کریں تاکہ ان کو ایک اقتدار مل جائے دنیا میں۔ ان کی معاش چلتی رہے۔ ان کی روزی کا سلسلہ قائم رہے۔ یہ جو ہے یہ کچھ غلط بات ہے صاحب وسیلے کے بغیر ، وسیلہ اللہ کے بغیرہ بھئی اگر اللہ کو وسیلہ مانتے ہوئے ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے مدد کی درخواست کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ وہ خدا ہوگیا۔ ایک آدمی ملازم ہے اب اس کا ایک باس ہے، ڈاکٹر

ہے، اب ظاہر ہے وہ اس سے مدد طلب کرے گا صاحب آپ کی بڑی مہربانی ہوگی آپ میری ترقی کردیں، میری تنخواہ میں اضافہ کردیں، گزار انہیں ہوتا۔ وہ جو تنخواہ میں مدد کی درخواست کررہا ہے وہ اس بنیاد پر کررہا ہے کہ اسے یہ پتہ ہے کہ ایک اس کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ یہ اگر اپنا اختیار استعمال کرے تو میری تنخواہ بڑھا سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ وہ اس کو سیٹھ کو یا باس کو جو ہے اپنا خدا سمجھ رہا ہے اور خدا سمجھ کے اس سے مدد طلب کررہا ہے۔ بات اتنی ہے کہ اگر کوئی آدمی اللہ سے غیر اللہ سے اس لئے مدد طلب کررہا ہے کہ وہ اس کو اللہ سمجھ رہا ہے تو یہ شرک ہے۔ اور دنیا کا کوئی چیز ، کوئی آدمی، کوئی قوم جو ہے ایسی نہیں ہے کہ جو مدد طلب کرتی ہو کسی انسان سے یہ سمجھ کر کہ صاحب یہ اللہ ہے۔ اب مزارات میں بھی یہ مسئلہ آجاتا ہے کہ صاحب مثلاً مزارا ت میں نہیں جانا چاہئے وہ بھی غیر اللہ ہیں ان سے بھی مدد طلب نہیں کرنی چاہئے۔ ارے بھئی ایک آدمی مزار پہ جاتا ہے اور وہاں جاکے وہ یہ کہتا ہے کہ بھئی داتا صاحب ! آپ اللہ کے نیک بندے ہیں میرے لئے دعا کریں تو اگر وہ داتا صاحب دعا کردیتے ہیں اللہ میاں کام کردیتے ہیں اس میں شرک کہاں سے ہوگئی؟ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صاحب غیر اللہ سے مدد نہیں مانگو کیا وہ اپنی زندگی میں غیر اللہ سے مدد نہیں مانگتے؟ کیا وہ والدین کے سہارے پر وہ انہوں نے پرورش نہیں پائی؟ اور استادوں کے سہاروں پر وہ پاس نہیں ہوئے؟ کیا انہوں نے لوگوں سے سفارشیں کرکے اپنے لئے ملازمتیں تلاش نہیں کیں؟ یہ سب ایسے ہی فضول کی باتیں ہیں عوام کو بے وقوف بنانے تاکہ وہ ان کی جو اقتدار ہے وہ قائم رہے۔ اور ان کی حاکمیت ثابت ہوجائے۔ کوئی آدمی غیر اللہ سے اس لئے مدد نہیں مانگتا کہ وہ غیر اللہ کو خدا سمجھتا ہو۔

۔★★★★★